تقریر

تقریر بابت عہد بیعت
وقت 5-7 منٹ

بیعت کی حقیقت کو جاننے کی ضرورت

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ ۚ فَمَنۡ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ ۚ وَمَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیۡہُ اللّٰہَ فَسَیُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا (الفتح:11)

یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے اور جو اُس عہد کو پورا کرے جو اُس نے اللہ سے باندھا تو یقیناً وہ اسے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔

پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبت رب العباد سے
جو متقی ہے اس کا خدا خود نصیر ہے
انجام فاسقوں کا عذاب سعیر ہے
تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفت جو شرط دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

معزز سامعین! مجھے آج آپ دوستوں کے سامنے بیعت کی حقیقت بیان کرنی ہے۔ اِس سے قبل مَیں 10 شرائطِ بیعت پر ہر شرطِ بیعت پر الگ سے 10 تقاریر تیار کر چکا ہوں جو مشاہدات نمبر 991 سے 1000 تک مشاہدات کی ویب سائیٹ پر آن ایئر کر دیئے گئے ہیں۔ اِس سے قبل بیعت کے لغوی و اصطلاحی معنوں پر الگ سے ایک تقریر مشاہدات نمبر 102 سے تیار ہو چکی ہے۔ اب کی بار مجھے حقیقتِ بیعت بتلانی مقصود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔ اِسی غرض کے لیے اُس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اُس کا منشاء ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 83)

آپؑ ایک اَور جگہ فرماتے ہیں کہ:

”اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اُس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔ بعض تو کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں۔ مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جاوے تو وہ سارا زہریلا ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے (گناہ) ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں اُن میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔“

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ان شرائط (بیعت) کو پڑھ کر اور آپ علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات کو پڑھ کر، سُن کر اور ان پر غور کر کے ہی پتہ چلتا ہے کہ آپ ہمارے اندر اسلام کی حقیقی تعلیم داخل کر کے، ہماری اعتقادی اور عملی اصلاح کر کے ہم میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ اس کے بغیر وہ عظیم مقصد حاصل نہیں کیا جا سکتا جو آپ کی بعثت کا مقصد تھا، جو زمانے کی اہم ضرورت تھی اور ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔“

پھر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

” یہ حقیقت ہے بیعت کی اور آپ کے آنے کے مقصد کو پورا کرنے کی، کہ بیعت کی حقیقت کو جاننے اور بیعت کو جاننے کی ضرورت ہے اور جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے بیعت کی حقیقت اُس وقت معلوم ہو گی جب آپ کی بیان فرمودہ دس شرائطِ بیعت پر غور ہو گا اور اُن پر عمل ہو گا۔ مَیں نے ابھی ایک مثال دی کہ کس طرح افریقہ کے دور دراز علاقے میں بیٹھے ہوئے لوگ بیعت کر کے اپنے ماحول میں نمونہ بن رہے ہیں اور مخالفین بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ حقیقی مسلمان دیکھنا ہے تو ان احمدیوں میں دیکھو۔

پس یہ نمونے ہیں جو ہم نے قائم کرنے ہیں۔ نئے بیعت کرنے والوں کی بعض اَور مثالیں بھی مَیں دیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرائطِ بیعت میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ آپ سے تعلق محبت اور اخوت تمام دنیوی تعلقوں سے بڑھ کر ہو گا۔ (ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 160) جب موقع ملے تو آج بھی دور دراز بیٹھے ہوئے لوگ اِس کا اظہار کرتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں کو ایمان سے بھرا ہوا ہے۔

رشین ممالک میں بیعت کرنے والے احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمان اور اخلاص میں غیر معمولی طور پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ اِن میں سے چند ایک گزشتہ سال قادیان کے جلسہ میں بھی شامل ہوئے اور واپس آنے کے بعد، اپنے ملک پہنچنے کے بعد جو اپنے تاثرات انہوں نے بھجوائے اُن میں سے ایک صاحب نے لکھا کہ:

اس مبارک جگہ کے بارے میں کتب میں پڑھا اور ٹی وی پر دیکھا تھا لیکن جب ہمارے قدم اس زمین پر پڑے تو وہی ماحول جو مسیح موعود علیہ السلام کے وقت تھا ہم پر بھی طاری ہو گیا۔ یہاں پر سانس لینا بہت آسان تھا اور آدمی دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ حتّٰی کہ اس کے خیالات تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ جو کچھ ہم نے وہاں دیکھا اور محسوس کیا اس کو الفاظ میں ڈھالنا مشکل ہے۔

پھر ایک دوست نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے قادیان جانے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق مہدی آخر الزمان کو سلام پہنچانے کی توفیق ملی۔ مَیں نے پہلی مرتبہ احمدیہ مسجد سے اذان کی آواز سنی، کیونکہ وہاں روس میں بھی پابندیاں ہیں، مسجد میں اذان نہیں دے سکتے۔ مَیں نے اپنا سامان جلدی سے رکھا اور وضو کرتے ہوئے یہ سوچتے سوچتے مسجد پہنچا کہ یہ مسیح موعود کی مسجد ہے اور دو رکعت نماز ادا کر کے ایک احمدی بھائی سے پوچھا کہ کیا یہ امام مہدی علیہ السلام کی ہی مسجد ہے؟ تو اُس نے کہا نہیں، یہ مسجد دارالانوار ہے۔ اس پر مَیں کچھ غمگین سا ہو کر اپنے بھائیوں کی طرف گیا اور اُن کو بتایا۔ بہر حال ہم نے فجر کی نماز اُسی مسجد میں ادا کی اور پھر ہم امام مہدی علیہ السلام کے مزار پر گئے اور دعا کی۔ اُس وقت مَیں اللہ کے حضور شکر کے ایسے جذبات سے بھرا ہوا تھا کہ جن کو مَیں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد ہم قادیان میں ہر طرف گھومے۔ امام مہدی کی مسجد بیت الفکر، بیت الدعا، وہ گھر جہاں امام مہدی علیہ السلام پیدا ہوئے اور رہے، جہاں انہوں نے روزے رکھے اور مسجد نور بھی گئے۔ ان جگہوں پر دعا کی توفیق ملی اور ایسی حالت طاری ہوئی جو ناقابلِ بیان ہے۔ ایسے لگا جیسے دماغ چکرا گیا ہو۔ ہم تمام اہم جگہوں پر گئے اور مَیں اس وجہ سے اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں۔ پس یہ لوگ ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جن کو یہ موقع نہیں ملا کہ قادیان جا سکیں۔ لیکن یہ لوگ بھی اخلاص و وفا سے پُر ہیں جن لوگوں کے خطوط آتے ہیں اور حیرت ہوتی ہے ان کی وفا اور اخلاص کو دیکھ کر۔ اپنی دنیاوی ضروریات سے زیادہ اپنی روحانیت کی فکر اُن میں ہے۔

مَیں گزشتہ دنوں میں جب سنگاپور گیا ہوں، وہاں انڈونیشیا سے بھی بہت سارے لوگ آئے ہوئے تھے اور بڑا لمبا سفر کر کے آئے تھے۔ بعض غریب لوگ ایسے بھی آئے تھے کہ جن کے پاس کرائے کے پیسے نہیں تھے تو اگر اُن کی تھوڑی سی کوئی جائیداد زمین یا جگہ تھی، تو وہ بیچ کر انہوں نے کرایہ پورا کیا اور سنگاپور پہنچے ہوئے تھے اور جب بھی انہوں نے کوئی دعا کے لئے کہا، تو یہ نہیں تھا کہ دنیاوی ضروریات پوری ہوں، بلکہ یہ تھا کہ ہمارے بچے دین پر قائم رہیں اور جس انعام کو ہم نے پالیا ہے یہ ہم سے ضائع نہ ہو۔ یہ عورتوں کے بھی جذبات تھے اور مردوں کے بھی۔ پھر خلافت سے محبت بے انتہا تھی۔ وہی محبت و اخوت کا اظہار تھا جو محض لِلّٰہ تھا“

(خطبہ جمعہ 11 / اکتوبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقتِ بیعت بارے فرماتے ہیں کہ:

”اب وقت تنگ ہے مَیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے، یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اِس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقع دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی

پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقع ہے جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقع نہ ہو گا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقع کو کھو دے۔

نِرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنا دے۔ اس میں کاہلی اور سُستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ اور اس تعلیم پر جو مَیں پیش کر چکا ہوں۔ عمل کرنے کے لئے کوشش کرو اور اس راہ پر چلو جو مَیں نے پیش کی ہے۔ عبد اللطیف کے نمونہ کو ہمیشہ مدِّ نظر رکھو کہ اس سے کس طرح پر صادقوں اور وفاداروں کی علامتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ یہ نمونہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے پیش کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 263-264 ایڈیشن 1984ء)

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت دنیا کی عمومی فساد کی حالت سے حفاظت ہے۔ اِس بارے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہمیں ہر وقت یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ آج کل کی دنیا میں جہاں ہر وقت اور ہر جگہ فتنہ و فساد کی حالت طاری ہے ہم جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر ایک حصار میں آیا ہوا سمجھتے ہیں اور اس بات پر شکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی عمومی فساد کی حالت سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ حقیقت میں ہم اُس وقت محفوظ ہو سکتے ہیں جب ہر وقت ہم یہ احساس رکھیں کہ اپنے جائز معاملات میں بھی دوسروں سے معاملات پڑنے پر نرمی کا رویّہ رکھنا ہے اور صلح کی بنیاد ڈالنی ہے۔ ورنہ ہماری باتیں صرف باتوں کی حد تک رہیں گی اور ہمارا دعویٰ صرف دعوے کی حد تک ہی ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر کوئی فائدہ ہوا ہے۔ یہ ہمارا دعویٰ تو ہو سکتا ہے لیکن حقیقت نہیں۔ فائدہ اُسی وقت ہو گا جب اعلیٰ اخلاق کا ہر خُلق ہم میں اپنی چمک دکھا رہا ہو گا۔ ہمدردیٔ خَلق اور صُلح ایک ایسا خُلق ہے جس کو اپنانے کی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار نصیحت فرمائی ہے۔ پس ہر احمدی کو اس پہ بہت توجہ دینی چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ 18/ اگست 2017ء)

عہدِ بیعت ایک مطالبہ کرتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"آپ لوگ جو یہاں رہنے والے ہیں، جن کی اکثریت پاکستانیوں اور پُرانے احمدیوں پر مشتمل ہے، آپ کو اپنی عملی حالتوں کی طرف نظر کرنی ہو گی کہ اب پہلے سے بڑھ کر لوگ آپ کی طرف دیکھیں گے۔ آپ جب تبلیغ کریں گے، اسلام کا پیغام پہنچائیں گے تو لوگ آپ کی عملی حالتوں کی طرف دیکھیں گے کہ وہ کیا ہیں؟ یہ لوگ یہ نہیں دیکھیں گے کہ آپ نے اس مسجد کے بنانے کے لئے کیا قربانیاں دیں؟ لوگ دیکھیں گے کہ آپ کی عملی حالت کیا ہے؟ آپ کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق کیسا ہے؟ آپ میں شامل ہو کر اُن لوگوں میں کیا انقلاب آسکتا ہے؟ دنیاوی لحاظ سے تو یہ لوگ آپ سے بہت آگے ہیں۔ ظاہری اخلاق بھی ان کے بہت اعلیٰ ہیں۔ کوئی نئی چیز اگر ہم ان کو دے سکتے ہیں تو خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا طریق سکھا سکتے ہیں۔ ہم یہی ان کو بتا سکتے ہیں کہ اب زندہ مذہب صرف اسلام ہے۔ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق کس طرح ادا ہو تا ہے؟ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح دعاؤں کو سنتا ہے؟ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کس طرح کلام کرتا ہے؟ لیکن یہ سب کچھ کرنے کے لئے ہمیں اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا ہو گا۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہو گی۔ اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ آپس میں محبت اور پیار سے رہنا ہو گا۔ اپنے اخلاق کے وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہوں گے جو جاپانی قوم کے اخلاق سے بہتر ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ظاہری اخلاق تو ان میں بہت ہیں۔ انسانی ہمدردی بھی ان میں ہے۔ احسان کا بدلہ احسان کر کے ادا کرنے کی اسلامی تعلیم پر بھی یہ عمل کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے فرمایا ہے کہ ان لوگوں میں جو توجہ پیدا ہوئی ہے، یہ کسی سعادت مندی کی وجہ سے ہے اس لئے ان کو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم سے آگاہ کرنا بہت ضروری ہے۔ پس اس سعادت سے جو ان لوگوں میں ہے، بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جو اخلاق ان میں ہیں ان اخلاق سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس کے لئے ہمیں اسلام کا حُسن انہیں دکھانا ہو گا خدا تعالیٰ کا بندہ سے تعلق کا عملی نمونہ انہیں دکھانا ہو گا۔ اس کے لئے یہاں رہنے والے ہر احمدی کو قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو ہر وقت سامنے رکھنا ہو گا۔ پس اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو راہنمائی فرمائی ہے اس کی جگالی کرتے رہیں۔ ان میں سے بعض باتیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ پہلی بات تو ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ عہدوں کے بارے میں پوچھے گا۔ جو تم نے عہد کئے ہیں اُس کے بارے میں پوچھے گا اور اِس زمانے میں ہم نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہدِ بیعت کیا ہے، اتنا کافی نہیں کہ ہم نے بیعت کر لی اور احمدی ہو گئے۔ جو پُرانے احمدی ہیں وہ خلافت کے ہاتھ پر بیعت کی تجدید کر لیں اور اتنا ہی کافی سمجھیں۔

عہدِ بیعت ایک مطالبہ کرتا ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دس شرائطِ بیعت کی صورت میں ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ اگر **اس کا خلاصہ بیان کریں تو یہ ہے کہ ہر حالت میں دین، دنیا پر مقدم رہے گا**۔ ہم ہمیشہ یہ کوشش کریں گے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”تم دیکھتے ہو کہ مَیں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اس لیے تا کہ مَیں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 350 ایڈیشن 2003ء)

آپؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی دنیاوی کام ہو تو اس کے لئے تم بڑی محنت کرتے ہو تب جا کر اس میں کامیابی حاصل ہوتی ہے لیکن دین کے لئے محنت کرنے کا درد نہیں ہے، وہ کوشش نہیں ہے جس سے ہر وقت خدا تعالیٰ سامنے رہے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش رہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 329 ایڈیشن 2003ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں۔

”مجھے سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی پاک تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے۔ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ (الشعراء :4) یعنی تُو شاید اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مؤمن ہوتے۔ فرمایا کہ مَیں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رَٹ لئے جاویں، اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 351-352 ایڈیشن 2003ء)

سامعین کرام! اب مَیں آپ محترم سامعین کے سامنے دس شرائطِ بیعت رکھنے جا رہا ہوں تا ایک دفعہ یہ مستحضر ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

اوّل شرط بیعت یہ ہے کہ ”بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو، شرک سے مجتنب رہے گا۔“

دوم۔ یہ کہ ”جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔“

سوم۔ یہ کہ ”بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔“

چہارم۔ یہ ہے ”عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے، نہ ہاتھ سے، نہ کسی اور طرح سے۔“

پنجم۔ یہ ہے ”ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہو گا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔“

ششم۔ یہ ہے۔ ”اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآنِ شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔“

ہفتم۔ یہ ہے کہ ”تکبّر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔“

ہشتم۔ یہ ہے کہ ”دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔“

نہم۔ یہ ہے: ”عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔“

دہم۔ یہ ہے: ”یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیاوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 160 اشتہار ”تکمیل تبلیغ“، اشتہار نمبر 51)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے کہ جو شخص اس وقت میری طرف دوڑتا ہے مَیں اُس کو اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ مَیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا سامان اُس کے پاس نہیں۔ سچا شفیع مَیں ہوں جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں" (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ ہوں)" اور اس کا ظل جس کو اس زمانے کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اس کی بہت ہی تحقیر کی، یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔"

(دافع البلاء، روحانی خزائن جلد18 صفحہ 233)

پھر آپؑ فرماتے ہیں۔

"تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون ہے؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ مَیں بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھے اُس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ مَیں دنیا میں سے نہیں ہوں۔ مگر جن کی فطرت کو اس عالم کا حصّہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اُس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اُس سے کرتا ہے جس کی طرف سے مَیں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اُس روشنی سے حصّہ لے گا۔ مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دُور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصن حصین مَیں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دُور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے۔ اور اُس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا ہے اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندۂ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور مَیں اُس میں ہوں۔ مگر ایسا کرنے پر فقط وہی قادر ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نفس مُزکّی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے۔ تب وہ اُس کے نفس کی دوزخ کے اندر اپنا پیر رکھ دیتا ہے تو وہ ایسا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ گویا اُس میں کبھی آگ نہیں تھی۔ تب وہ ترقی پر ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی روح اُس میں سکونت کرتی ہے اور ایک تجلّیٔ خاص کے ساتھ رَبُّ الْعَالَمِیْن کا اِستویٰ اس کے دل پر ہوتا ہے۔ تب پُرانی انسانیت اس کی جل کر ایک نئی اور پاک انسانیت اُس کو عطا کی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ بھی ایک نیا خدا ہو کر نئے اور خاص طور پر اُس سے تعلق پکڑتا ہے اور بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان اِسی عالم میں اُس کو مل جاتا ہے۔"

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد3 صفحہ 34-35)

✡✡✡✡